قرآن کریم میں ترادف

(پہلی قسط)

ڈاکٹر عائشہ عبدالرحمٰن بنت الشاطی
پروفیسر مطالعات قرآنی (شعبہ دینیات)
جامعۃ القرویین مغرب۔

عربی سے ترجمہ:
محمد رضی الاسلام ندوی
علیگڑھ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

زمانۂ قدیم سے عربی زبان کے ابناء ترادف کی بحث میں مشغول رہے ہیں اور اس میں ان کے مسالک و آراء میں اختلاف رہا ہے۔ ضروری ہے کہ ان کی اس مختلف فیہ بحث میں بیان قرآنی کی فیصلہ کن بات ہو۔ قرآن جب 'کلمہ' کے راز کی طرف اشارہ کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک کلمہ کی جگہ دوسرے ان کلمات میں سے جنھیں اس کا مترادف قرار دیا جاتا ہے کوئی کلمہ نہیں آسکتا۔

یہی معاملہ قرآن کے الفاظ کے سلسلہ میں بھی ہے۔ قرآن میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جسے ہٹا کر اس کی جگہ کوئی دوسرا لفظ لایا جاسکے۔ اس بات کا ان خالص اور فصیح اہلِ عرب نے جن کے درمیان قرآن نازل ہوا تھا، ادراک کرلیا تھا۔

یہاں میں چاہتی ہوں کہ مترادف کے مسئلہ کی کچھ وضاحت کردوں جس میں طویل عرصے تک معرض اختلافات رہا ہے مترادف سے ہماری مراد یہ نہیں کہ ایک معاملہ کیلئے متعدد الفاظ عرب قبائل کی لغات کے اختلافات کی وجہ

[illegible]

سے پہلی شرط یہ ہے کہ میری معلومات کی حد تک اس سلسلہ میں [illegible] مختلف نہیں ہے
مترادف سے پہلی مراد یہ ہے کہ ایک معنی کے لئے [illegible]
متعدد الفاظ ہوں۔ نیز ان الفاظ کے درمیان معنی کی قرابت کے ساتھ کچھ
صوتی قرابت ہو۔

ہم میں سے بعض اس تعدد کو حسن کے فقدان الفاظ کی دلالتوں کو متعین کرنے اور معانی کی تعیین کے عدم قدرت کا مظہر شمار کرتے ہیں اور اسے تناقضات سے [illegible] گردانتے ہیں[1] جبکہ دوسرے لوگ اسے ثروت، وسعت اور تعرف پر قدرت کا مظہر سمجھتے ہیں اور اس لغوی ثروت پر فخر کرتے ہوئے اسے عربی زبان کا ایک امتیاز قرار دیتے ہیں۔

اب جب کہ لغوی مطالعات کی ترقی نے ہمیں اپنی زبان اور دوسری زبانوں کے درمیان سادہ موازنہ اور برتری کے مرحلے سے آگے بڑھا دیا ہے اور ہمیں لغوی اور صوتی مباحث میں علمی تحقیقات سے حاصل ہونے والی معلومات سے استفادہ کرتے ہوئے عربی زبان کے خصائص و امتیازات میں غور کرنے کی طرف رہنمائی کی ہے اس لیے اب ایک معنی پر دلالت کرنے والے الفاظ کی کثرت محض مباہات کی چیز نہیں رہ گئی بلکہ ایک مسئلہ بن گیا ہے جو حل چاہتا ہے۔

× × ×

ہم جب لغت کی ان کتابوں اور ڈکشنریوں کا مطالعہ کرتے ہیں جو ہم تک پہنچی ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ترادف کے مسئلہ پر چند متضاد مسلک پائے جاتے ہیں۔

---

[1] السیوطی: المزہر فی علوم اللغۃ ص ۴۰۲ طبع الحلبی۔

[2] ابن فارس: الصاحبی فی فقہ اللغۃ ص ۸

بعض کتابوں میں تعریف ثابت کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان میں ایک معنی یا ایک چیز کے لیے متعدد الفاظ بیان کئے گئے ہیں۔ بغیر یہ اشارہ کئے ہوئے کہ یہ مختلف زبانوں کے الفاظ ہیں۔ یہ مسلک ابو مسحل الاعرابی (دوسری صدی ہجری) صاحب کتاب النوادر اور ابن السکیت (تیسری صدی ہجری) صاحب کتاب "الالفاظ" کا ہے۔ اسی طرح فیروز آبادی صاحب القاموس کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "الروض المسلوف فیما له إسمان إلى ألوف" دوسری کتاب "اسماء العسل" ہے جس میں انھوں نے شہد کے اسّی نام بیان کئے ہیں۔

لیکن بعض کتب لغت ایک چیز یا ایک معنی کیلئے آنے والے الفاظ میں سے ہر لفظ کیلئے خاص دلالت بیان کرتی ہیں۔ یہ ابو منصور الثعالبی صاحب "فقہ اللغۃ" ابو ہلال العسکری صاحب "الفروق اللغویہ" اور احمد بن فارس صاحب "الصاحبی فی اللغۃ" کا ہے۔ یہ لوگ چوتھی صدی ہجری کے علماء لغت میں سے ہیں۔

دونوں مسالک میں اختلاف قدیم ہے۔ احمد بن فارس نے اصمعی کا ایک قصہ نقل کیا ہے کہ ہارون رشید نے اس سے ایک "غریب" شعر کے بارے میں دریافت کیا۔ اصمعی نے اس کی تشریح کر دی تو رشید نے کہا "اے اصمعی تمہارے نزدیک "غریب" بھی "غریب" نہیں رہتا" اصمعی نے کہا اے امیر المومنین کیوں نہ ہو۔ مجھے پتھر کے ستر نام یاد ہیں۔

ابن خالویہ کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ مجھے شیر کے پانچ سو نام اور سانپ کے دو سو نام یاد ہیں۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن اس نے حلب میں سیف الدولہ کی مجلس میں کہا "مجھے "سیف" (تلوار) کے پچاس نام یاد ہیں۔ ابو علی فارسی جو اس دن اس مجلس میں موجود تھے۔ یہ سن کر ہنسے اور کہا "مجھے تو صرف

ایک نام یاد ہے اور وہ ہے 'سیف' جب خالویہ نے ان سے پوچھا: "پھر مہند، صارم، قضیب، حسام وغیرہ فلاں فلاں نام کیا ہیں؟ تو ابو علی نے جواب دیا: یہ صفات ہیں، لگتا ہے کہ حضرت اسم اور صفت میں فرق نہیں کرتے۔"

مبرد اپنی کتاب 'ما اتفق لفظہ و اختلف معناہ فی القرآن المجید' میں لکھتے ہیں۔

"یہ حروف ہم نے کتاب اللہ سے منتخب کیے ہیں۔ ان کے الفاظ یکساں ہیں۔ لیکن معانی مختلف ہیں وہ تلفظ میں قریب ہیں لیکن مفہوم میں مختلف ہیں جیسا کہ کلام عرب میں پایا جاتا ہے اس لیے کہ اہل عرب کے کلام میں دو الفاظ دو مختلف معانی کے لیے ہوتے ہیں اور دو الفاظ ایک معنی کے لیے ہوتے ہیں اور ایک لفظ دو معانی کے لیے ہوتا ہے۔[۲]

جیسے دو مختلف الفاظ دو مختلف معنیٰ کے لیے: ظننت و حسبت (گمان کرنا) قعدت و جلست (بیٹھنا) ذراع و ساعد (بازو) انف و مرسن (نکیل)

اور ایک لفظ دو مختلف معنوں کے لیے: وجد وجداناً (پانا) وجدت علی کذا موجدۃ (غصہ ہونا) وجد (جاننا) جیسے وجدت زیداً کریماً (میں زید کو کریم جانا)[۵۳]

(باقی)

---

۵۳ المبرد: ما اتفق لفظہ و اختلف معناہ ص۴۷